© rasailojaraid.com

لکھ رہے ہیں تمام ذرائع ابلاغ پر چھائے ہوئے ہیں ہر طرف سے ان کی آواز آتی ہے ان کے خیالات آتے ہیں صرف ملاکنڈ میں تحریک نفاذ شریعت کے سلسلے میں ریڈیو پاکستان، پی ٹی وی سمیت عالمی نشریاتی اداروں کا سلسلہ نشریات دیکھ لیجئے زیادہ دور جانے کی ضرورت نہیں صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ جناب آفتاب احمد خان شیر پاؤ کے انٹرویوز اور انتہامات اور خلافِ حقیقت بیانات آپ کے سامنے ہیں کتنے ذمہ دار آدمی اور کس قدر متعفن اور لا دینیت کی سڑانڈ سے بھرپور بے مروپا کذب بیانی ...... کہ توبہ ہی بھلی۔

اسے نفاذِ شریعت کی جدوجہد کو آخر کس طرح بغاوت قرار دیا جا سکتا ہے؟ جب کہ یہ ملک سے علیحدگی کی کوئی تحریک نہیں، اس کا بنیادی مطالبہ شریعت کا نفاذ آئین کی روح اور نظریاتی اساس کے قطعاً مطابق ہے یہ بزورِ طاقت حکومت کا تختہ الٹنے کی تحریک بھی نہیں بلکہ وہ تو ملکی آئین کا مکمل اتباع کرنا چاہتے ہیں اور تحریک چلا کر آئین پاکستان کے مقاصد کو آگے بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر اس کے باوجود ان پر گولی چلائی گئی دسیوں افراد شہید کر دیئے گئے سینکڑوں لاپتہ ہیں اور ابھی تک ان پر آگ برسائی جا رہی ہے۔

صرف یہ نہیں بلکہ آپ کے ملک میں گزشتہ ماہ اسلام آباد میں کیا کچھ نہیں ہوا حکمرانوں کے بعد اداکاروں فنکاروں گلوکاروں، ایکٹروں، کرکٹروں (صنفِ نازک ان میں بھی لیڈیز فسٹ کے اصول پر اہمیت رکھتی ہے) کہ تصویروں، رسوائے عالم پروگراموں اور ان کے انٹرویوز اور خبروں کا ایک سیلاب ہے جس میں نونہالانِ قوم کے دل و دماغ متاثر اور غرق ہو رہے ہیں مدعائے اعداء یہ ہے کہ یہ طبقے معاشرے کی صفِ اول میں رہیں اور اہلِ دین، نفاذِ شریعت کے مخلصین اور اہلِ شرافت اور علمی و دینی اور اسلامی خدمات انجام دینے والے عناصر صفِ آخر میں پھینک دیئے جائیں۔

سینٹ، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے وزراء و عمائدین کی زبان میں یہی چیز چھلک رہی ہے دوسری طرف ملک میں سیاست کی وہ شطرنج بچھی ہوئی ہے کہ ساری بازی بادشاہ اور وزیر کے لیے ہو رہی ہے اور پیادے بے چارے دونوں طرف مارے جاتے ہیں گزشتہ کئی سالوں سے کئی شاہ اور وزیر جیتتے ہیں اور پھر بدلتے ہیں کبھی ایک جیت جاتا ہے کبھی دوسرا جیت جاتا ہے شاہ اور وزیر سلامت ہیں باقی پیادوں کی خیر نہیں بلکہ اب تو انہیں کچل دیا گیا ہے۔

باقی رہی معیشت اور معاشرت تو اس کا یہ عالم ہے کہ یہاں جاگیرداری اور وڈیرہ ازم اور ان کے ساتھ بیوروکریسی ان قوتوں نے مل کر ایک ایسا گٹھ جوڑ بنایا ہے جس گٹھ جوڑ کے قابو میں سارا ملک آ گیا ہے تمام ملک کو امریکی کمپنیوں پر فروخت کر دیا گیا ہے ڈالروں کے سیلاب کی نوید سنا کر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مستقبل کی تباہ کاریوں کی منصوبہ بندی پر دستخط کر دیئے گئے ہیں مظالم کی متنوع چکیاں جو پہلے سے چل رہی تھیں اب ایک اور ایسی بڑی چکی چلائی جارہی ہے جس میں محنت کش عوام، غریب لوگ اور دینی قوتوں کو ایسے پیس دیے جانے کا پروگرام ہے (جس کا ایک نمونہ ملاکنڈ اور باجوڑ ایجنسی میں حکومت کی سفاکانہ کاروائی ہے) کہ آئندہ کوئی دین اسلام یا آزاد معیشت کا نام بھی نہ لے سکے گا۔

نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری

عبرت کا ایک اور پہلو اس سے بھی بڑھ کر یہ ہے کہ جب کسی ملک پر حملہ ہوتا ہے تو سب پس کے اختلافات کو ثانوی حیثیت دے کر، جارحیت کا مقابلہ کرتے ہیں یہاں ایک ملت، ایک ست، دینداروں کی ایک مجاہد جماعت اور کارکنان نظام شریعت، ایک بدترین جارحیت سنگدلانہ بہیمیت اور مکروہ یلغار کی زد میں ہیں اور کون آنکھیں رکھنے والا ایسا ہے جسے دین و بسان، اخلاقی اقدار، اور نفاذِ شریعت کی جدوجہد پر یہ ہمہ پہلو حملہ نظر نہیں آرہا ——— ن کیا عالم ہے ذہن اور ذہنیت کا ؟ عراق کے لیے مجاہدین بھیجنے کا اعلان کیا جاسکتا ہے، ن کے نذرانے پیش جاسکتے ہیں بوسنیا میں اپنے جماعتی کارکن بھیجنے کی پیش کش جاسکتی ہے۔ ادا افغانستان میں انگلی کٹا کے شہیدوں میں نام لکھوانے میں سب ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ے بڑھتے رہے جہاد کشمیر کا تمام کریڈٹ اپنے سر باندھنے کو ذریعہ افتخار سمجھا جاسکتا ہے تو آزاد ی ایشیائی ریاستوں میں دینی اور جہادی تحریکوں کے بڑھکیں ماری جاسکتی ہیں جلسوں، ریلیوں، خطابات میں امریکہ سے لڑ بھڑنے اور اس کو ایک پھونک سے تاراج کر دینے کے مژدے سنا را پنی خود ساختہ عظمتوں کے تخیل سے چھوٹے جارہے ہیں ——— اور اب ملاکنڈ اور باجوڑ نفاذِ شریعت کی تحریک کے اس موقعہ کو بھی غنیمت سمجھا گیا ہے اور مجاہدین کی معاونت و ت اور دشمن کی مزاحمت کرنے کی بجائے جارح حملہ آور کے موقف، کو تقویت پہنچاتے اہیں تلاش کی جارہی ہیں دشمن کھنکار کر کہہ رہا ہے ؎

بوئے خون آتی ہے اس قوم کے افسانوں سے

یہاں سے بھی یہی جواب دیا جاتا ہے کہ جی ہاں ! ہم بھی یہی محسوس کرتے ہیں۔

بظاہر پاکستان سمیت تمام مسلمان ملکوں کی یہ ایک تاریک تصویر ہے لیکن فی الواقع یہ اتنی

© rasailojaraid.com